REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ روپے

ربوہ

الفضل

خطبہ نمبر ۳۷

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۹ تبوک ۱۳۴۱ھ ش | ۱۹ ستمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ —

نخلہ ۱۷ ستمبر بوقت دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل ہلکی حرارت کی وجہ سے ناساز رہی۔ رات کا ابتدائی حصہ بے چینی میں گزرا۔ پھر نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۱۷ ستمبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے کمزوری میں بھی کسی قدر کمی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

محترم بابو محمد عزیز الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر راولپنڈی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں ان دنوں سخت بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اداریہ

پاکستان کی سب سے بڑی مصیبت

کئی ایک " برعکس نہند نام زنگی کافور " قسم کے دینی کہلانے والے اخبارات کی طرف سے پہلے ان دنوں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پر محض اس لئے کہ آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے مسلمانوں کی فعال جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ جھوٹا الزام لگایا گیا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ ٹرینیڈاڈ میں کوئی اس قسم کی بات کہی ہے کہ آخری نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں جو پاکستان میں فوت ہوئے اس کا مختصر اور سیدھا قرآنی الفاظ میں جواب یہ ہے کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

اب جس شخص کے سر میں ایک ذرہ برابر بھی بھیجا اور بھیجا میں تھوڑی سے عقل ہو کیا وہ یہ مان سکتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں ایسی بات کہہ سکتے ہیں جو سرے سے احمدیت کے مسلمات کے خلاف ہے۔ کیونکہ کوئی شخص احمدی نہیں ہو سکتا۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانے۔ اور یہ بات ایسی ہے جس کو ہر مولوی ملا اچھی طرح جانتا ہے۔ مگر محض فتنہ طرازی کے لئے جھوٹ بکنے سے نہیں شرماتا۔

بہر حال پاکستان کے لئے سب سے بڑی مصیبت یہ صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ تمام معقول لوگ یہی کہتے ہیں۔ چنانچہ آئے دن اخبارات میں ان مولویوں کے باہم جنگ وجدل کی داستانیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور حیرت ناک امر یہ ہے کہ ایک طرف تو یہی ملا لوگ باہم جنگ وجدل جاری رکھتے ہیں اور دوسری طرف یہی نعرے بھی لگاتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق ہونا چاہیئے

چنانچہ ایک ایسا ہی بھرو پیا اخبار ایک طرف تو مولوی کی دست و گریبانی کا ان الفاظ گلہ کرتا ہے

" اس دفعہ ربیع الاول کے مہینہ میں ہر طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یاد منانے کے لئے جلسے سٹیج کئے گئے۔ سبھی علماء نے سیرت کے موضوع کو چھیڑا اور ایسا چھیڑا کہ سیرت رسول آہستہ آہستہ ان کے فرقہ دارانہ اور مخصوص مسالک میں گم ہو کر رہ گئی۔ بریلوی اول کا سنا تو دیوبندی سد راہ بنے۔ غیر مقلدین کی طرف بڑھا تو بریلی والوں نے پھر برے کھولے، اور پھر تو ردوشر علم الغیب، حاضر و ناظر کے متعلق ہر مکتب فکر کے پاس جتنے عقلی اور نقلی دلائل موجود تھے اس انداز سے لوگوں کے کانوں میں ٹھونسے گئے کہ آدمی کہیں بھی ہو مسجد کی خاموش فضا سے لیکر بازار کے ہنگامہ پرور ماحول تک اسٹیشن سے شہر تک، غرضیکہ ہر جگہ ہر گھڑی یہی اسی بحث میں مصروف نظر آتے ہیں کہ آپ رسول خدا صلعم کو نور مانتے ہیں یا بشر؟ — میرے ان کانوں نے دین کم سنا اور گالیاں زیادہ — میں ٹھٹھک کر رہ گیا کہ خدایا کدھر جاؤں؟ بسا اوقات ان کے مواعظ حسنہ سنکر بے اختیار دل سے دعا نکلی۔ کہ خدا کرے کسی غیر مسلم کے چشم و گوش تک یہ صدائے بے ہنگام نہ پہونچی ہو؟ اس کے علاوہ دین کی خدمت کا جو علم یہ لوگ اٹھائے ہوئے ہیں۔ اس میں یہ بات ضروری سمجھی جاتی ہے کہ فلاں کے کتنے بزرگ کافر تھے اور کفر کی یہ تلوار سیرت النبیؐ کے جلسے میں بے نیام ہو کر پتہ نہیں کتنوں کے گلے کاٹتی چلی جاتی ہے۔ پتہ نہیں کتنوں کے سینے چھلنی کرکے بڑی خاموشی سے اپنے غلاف میں آ بیٹھتی ہے۔ سیرت النبیؐ اور صرف چند فروعی مسائل پر نزاع کا یہ عالم — اللہ اللہ "

(المنبر ۱۴ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۲)

اور تجویز کرتا ہے کہ:۔

" اس مرحلے پر اشد ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء کا ایک مضبوط گروپ ایسا میدان میں آئے۔ جو کسی بھی فرقے کو نہ اپنا مد مقابل خیال کرتا ہو۔ نہ وہ اپنا انتساب کسی فرقے سے رکھتا ہو "

(المنبر ۱۴ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۳)

اور دوسری طرف اپنے ہفت روزہ کے آٹھ صفحوں میں سے دو صفحے اسی اشاعت میں " احمدیت " کے خلاف فتنہ طرازی میں صرف کر دیا ہے۔ اس اخبار کے ایڈیٹر کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہا ہے ایک طرف تو وہ یہ رونا روتا ہے کہ مسلمانوں کے فرقے ایک دوسرے کو کافر اور مرتد اور واجب القتل کیوں قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف خود جماعت احمدیہ کے خلاف وہی زہر چکانی کرتا ہے جس کا یہ رونا روتا ہے۔

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فتنہ طرازی مولوی کی فطرت ثانی نہیں بلکہ فطرت اولیٰ بن چکی ہے اور جتنی جلد ہو سکے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دیگر اسلامی ممالک ترکی اور مصر کی طرح اسلامی زمینوں سے اس قوم کا استیصال کیا جائے۔ اور اسلام کو اس کے پھندے سے آزاد کرایا جائے۔ کیونکہ یہ قوم نہ صرف اسلامی ممالک کی ترقی کے راستہ میں سد سکندری بن کر کھڑی ہو گئی ہوئی ہے بلکہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے بھی بھاری پتھر ہے۔ جس کا نام " دو مسلمان " "

" مسلمان کا فرض " ہے کتنی حیرت ناک بات ہے کہ یہی مولوی جو کہتا ہے کہ

" بسا اوقات ان کے مواعظ حسنہ سنکر بے اختیار دل سے دعا نکلی کہ خدا کرے کسی " غیر مسلم " کے چشم و گوش تک یہ صدائے بے ہنگام نہ پہونچی ہو "

کتنے شرم حضور ہیں یہ مولوی صاحب، کتنا اشاعت اسلام کا پاس ہے ان کو؟ اس کا ثبوت وہ دو صفحات ہیں جو جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ طرازی میں انہوں نے اسی پرچہ میں وقف کر دیئے ہیں۔

" دیگراں را نصیحت خود میاں فضیحت " کا کتنا علی الاعلان مظاہرہ ہے۔ چنانچہ یہ ستم ظریف چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پر متذکرہ بالا افترا طرازی کرتے ہوئے حکومت کو مشورہ دیتا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

کلکم راعٍ وکلکم مسئول عن رعیتہ

تم میں سے ہر ایک اپنی اور اپنے اہل و عیال کی تربیت کا ذمہ دار ہے

نہ صرف اپنی اصلاح کرو بلکہ اپنی اولاد کو بھی حقیقی مومن بنانے کی کوشش کرو

فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۴۹ء بمقام راولپنڈی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۷ فروری ۱۹۴۹ء کو راولپنڈی کی جماعت احمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی تھی اس کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۱۲ ستمبر ۶۲ء میں شائع ہو چکی ہے تقریر کا بقیہ حصہ [redacted] پیش کر رہا ہے

فرمایا:-

دوسری بات

جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب میں پچھلی دفعہ راولپنڈی آیا تو یہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں تھی اور اگر قائم تھی تو وہ مردہ حالت میں تھی۔ اب مجھے بتایا گیا ہے کہ عورتوں میں بیداری پائی جاتی ہے۔ یہ بھی مردوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کو لجنہ اماء اللہ میں شامل کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھر کی ذمہ داری مردوں پر ہے اگر مرد اس ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے تو قیامت کے دن اس کے متعلق ان سے سوال کیا جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کلکم راعٍ وکلکم مسئول عن رعیتہ۔

تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا نگران ہے

اور اس کے گھر میں جو افراد رہتے ہیں ان کے متعلق اُس سے قیامت کے دن سوال کیا جائیگا قیامت کے دن ایک عورت سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں اور مرد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس سے کیا کیا قربانیاں کروائیں۔ ایک بیٹے کے متعلق ماں سے بھی سوال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے بیٹے سے کیا کیا قربانیاں کروائیں مگر ساتھ ہی باپ سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس بارہ میں کیا کچھ کیا۔ کیونکہ بچوں کی ذمہ داری جیسے عورتوں پر ہے ویسے ہی اُن کی ذمہ داری باپوں پر ہے۔ پس میں جماعت کے مردوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی عورتوں کو لجنہ اماء اللہ میں شامل کریں اور ان کی اور اپنے بچوں کی اچھی طرح نگرانی کریں اور اس میں کسی قسم کی غفلت نہ کریں۔ قومی زندگی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اسلام ایک قومی مذہب ہے باقی مذاہب میں سے کوئی مذہب قومی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہمارے تمام کاموں میں جتھہ بندی اور جمعیت پائی جاتی ہے۔ مثلاً نماز ہے۔ باقی کسی مذہب میں ایسی نماز نہیں پائی جاتی۔ یہ نماز صرف اسلام میں ہی پائی جاتی ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ گرجاؤں میں بھی لوگ جمع ہوتے ہیں اور اجتماعی طور پر دعا کرتے ہیں مگر وہ نماز بھی اسلامی نمازوں کی طرح نہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ گرجاؤں میں جب پادری وعظ کر رہا ہوتا ہے تو لوگوں میں سے بعض ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ کسی کا منہ کسی طرف ہوتا ہے اور کسی کا منہ کسی طرف۔ کوئی کرسی پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے تو کوئی بنچ پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اس نماز کا اسلامی نماز کے ساتھ کوئی جوڑ ہی نہیں۔

جماعت کے تو یہ معنے ہوتے ہیں

کہ سب مل کر ایک کام کریں اور ایک ہی جگہ کام کریں اور یہ بات عیسائیوں کی نمازوں میں نہیں پائی جاتی مثلاً ایک پادری اگر تقریر کر رہا ہوتا ہے تو اس کا ایک نائب ہاتھ میں شمع لئے کھڑا ہوتا ہے کسی کے ہاتھ میں پانی ہوتا ہے۔ کوئی خوشبو لئے کھڑا ہوتا ہے۔ کیا ہماری نمازوں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ہماری نمازوں میں تو سارے کے سارے ایک ہی کام میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح چندے ہیں۔ زکوٰۃ ہے اس میں بھی کوئی دوسری قوم اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہودیوں میں یہ بات پائی جاتی ہے مگر وہ بھی اس رنگ میں نہیں جس رنگ میں اسلام نے اسے پیش کیا ہے۔ اسلام نے ان چیزوں کو ایسی شرائط کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے کہ ان کی مثال دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔ پھر حج ہے۔ سال میں ایک دن حج ہوتا ہے۔ سب ممالک سے لوگ آ کر جمع ہوتے ہیں۔ ایک ہی دن خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہوتا ہے۔ ایک ہی دن عرفات جانا ہوتا ہے۔ منیٰ جانا ہوتا ہے اور پھر یہ بتایا جاتا ہے کہ فلاں فلاں دن قربانی کی جائے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔ غرض

اسلام ایک جماعتی مذہب ہے

اور مسلمانوں کے لئے ترقی کرنا ناممکن ہے جب تک وہ جماعتی طور پر اس کے لئے کوشش نہ کریں اور جب تک وہ متحدہ طور پر اس کام کو نہیں کرتے وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس میں جماعت کے مردوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو عورتیں لجنہ اماء اللہ میں شامل نہیں ہیں وہ انہیں لجنہ اماء اللہ میں شامل کرائیں۔ اور انہیں اجلاسوں میں بھیجا کریں۔ وہ یاد رکھیں کہ قیامت کے دن کوئی شخص یہ کہہ کر بریت حاصل نہیں کر سکتا کہ وہ خود نمازیں پڑھتا تھا۔ وہ خود چندہ دیتا تھا۔ وہ خود جماعتی کاموں میں حصہ لیتا تھا بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اس سے اس کی بیوی کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا اگر اس کی بیوی جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتی تو یہ بات اسے مجرم بنانے کے لئے کافی ہے پھر اپنے بچوں کو خدام الاحمدیہ میں داخل کرو۔ ان کی تربیت کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے ذمہ دار باپ ہیں اور اس میں اس نے عورتوں کو بھی شامل کیا ہے ایک عورت یہ کہہ کر اپنی بریت نہیں کر سکتی کہ وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہے۔ مشترکہ کاموں میں حصہ لیتی ہے۔ چندے دیتی ہے۔ تبلیغ کرتی ہے۔ نمازیں پڑھتی ہے۔ زکوٰۃ دیتی ہے۔ بے شک یہ سب کچھ وہ کرتی ہے لیکن قیامت کے دن اس سے یہ بھی سوال کیا جائے گا کہ کیا اس نے

اپنی اولاد کو بھی دیندار بنایا ہے

کیا انہیں سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے کی عادت ڈالی ہے۔ اگر نہیں تو خدا تعالیٰ اس سے کہے گا کہ تم مجرم ہو۔ میں نے تمہیں صرف یہ نہیں کہا تھا کہ تم یہ کام کرو بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم یہ کام اپنی اولاد سے بھی کراؤ۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم سچ بولو بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم اپنی اولاد کو بھی سچ بولنے کی عادت ڈالو۔ میں نے صرف یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود نمازیں پڑھو۔ اور روزے رکھو بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تمہارا کوئی بیٹا ہے یا بیٹی ہے تو اسے بھی ان کاموں کی عادت ڈالو۔ میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود جماعتی کاموں میں حصہ لو بلکہ میں نے تم سے یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ اپنی اولاد کو بھی جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی عادت ڈالو۔ اسی طرح مرد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا۔ غرض یہ چیز کافی نہیں کہ تم خود اخلاص دکھاؤ بلکہ ضروری ہے کہ تم اپنی اولاد میں بھی اخلاص کا مادہ پیدا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری اپنی قربانی کافی نہیں ہو سکتی میں یہ نہیں کہتا کہ ایسا نہ کرنے سے تم جہنمی بن جاؤ گے مگر یہ ضرور کہوں گا کہ ایسا نہ کرنے سے تمہارے ثواب کا ایک حصہ ضرور کٹ جائے گا۔

جماعت کے معنے یہی ہوتے ہیں

کہ وہ سلسلہ قیامت تک چلا جائے گا۔ فرد مرتا ہے لیکن جماعتیں نہیں مرتیں۔ چنانچہ ہارون الرشید کے زمانہ میں ابن جنیّ کے ایک شاگرد ہوا کرتے تھے۔ ہارون الرشید نے اس سے کہا۔ ما مات من خلف ھٰذالک جس نے تیرے جیسا شاگرد اپنے پیچھے چھوڑا ہے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہیگا

غرض جماعت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ دائمی زندگی اختیار کرے۔ اگر اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہوتا تو آپ کی وفات کے ساتھ یہ بھی ختم ہو جاتا۔ لیکن اسلام کے متعلق خدا تعالےٰ نے کہا ہے کہ وہ قیامت تک چلا جائے گا۔ تو ضروری ہے کہ ہر مسلمان اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر جائے۔ اگر ہر مسلمان اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر نہیں جاتا تو اسلام قیامت تک چلے گا کس طرح؟ ہم کہتے ہیں کہ احمدیت اسلام ہی کا نام ہے۔ اگر

احمدیت اسلام ہی کا نام ہے

اور اسلام نے قیامت تک جانا ہے تو ضروری ہے کہ ہم اپنی اولاد کو مخلص احمدی بنا کر جائیں اگر ہم اپنی اولاد کو مخلص احمدی بنا کر نہیں جائیں گے تو احمدیت ختم ہو جائے گی۔ پس یہ کافی نہیں کہ تم صرف اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو بلکہ ضروری ہے کہ جہاں تم خود اعمال دینیہ کی طرف توجہ کرتے ہو نمازیں پڑھتے ہو چندے دیتے ہو۔ زکوٰۃ دیتے ہو روزے رکھتے ہو۔ غرباء کی مدد کرتے ہو وہاں

تم اپنی اولادوں کی بھی اصلاح کرو

اگر تم اپنی اولاد کے اندر دینی جذبہ پیدا نہیں کرتے اور مخلص احمدی بنا کر نہیں جاتے تو تمہاری زندگی یقیناً فردی زندگی ہے۔ تمہاری زندگی جماعتی زندگی نہیں اور اگر کسی اور کی نسل کے ذریعہ اسلام کا کام چلتا رہا۔ تو اسلام کی زندگی میں تمہارا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اسلام اگر دائمی طور پر زندہ رہے گا تو اسی طرح کہ تم اپنی اولادوں کو دیندار بناؤ مثلاً اگر ا۔ ب ج پکا مسلمان ہے تو جب تک وہ خود مسلمان ہیں۔ ان کے ذریعہ بے شک اسلام زندہ رہے گا۔ لیکن

دائمی زندگی کیلئے

ان کی اولادوں کا پکا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اگر ا کی اولاد بھی مسلمان نہیں ہے۔ ب کی اولاد مسلمان ہے۔ ج کی اولاد مسلمان ہے تو اگر اسلام زندہ ہے تو ب اور ج کی اولاد سے الف کی اولاد کی وجہ سے نہیں۔ اگر ب کی اولاد بھی مسلمان نہیں ج کی اولاد مسلمان ہے۔ تو پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الف نے زندہ نہیں رکھا۔ ب کی اولاد نے زندہ نہیں رکھا۔ بلکہ آپ کو زندہ رکھا ہے تو ج کی اولاد نے رکھا ہے۔ پس یہ کتنی عظیم الشان نعمت ہے جسے ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے بیٹے کو مسلمان بنا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ۳۰ یا ۴۰ سال کی اور زندگی دے دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا رتبہ ہوگا کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ۳۰ یا ۴۰ سال کا اضافہ کر دے۔ لیکن جو شخص اپنی اولاد کی اصلاح نہیں کرتا۔ اسے پکا مسلمان نہیں بناتا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو کم کر دیتا ہے اور

یہ کتنی بڑی بدبختی ہے

پس تم نہ صرف اپنے اندر ایک نیک تغیر پیدا کرو۔ بلکہ اپنی اولاد کے اندر بھی دینی جذبہ پیدا کرو۔ جب نماز کے لئے جاؤ تو بچوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ اگر وہ چھوٹے ہیں۔ تو کم از کم تمہارے نماز پڑھتے وقت خاموش تو رہیں تمہاری نماز کو خراب تو نہ کریں۔ جیسے کل بچوں نے شور مچا کر نماز کو خراب کر دیا تھا۔ بچوں کی تربیت ہونی چاہیئے۔ اگر بچہ چار یا پانچ سال کا ہے تو اس کے اندر دینی کاموں میں حصہ لینے کی عادت پیدا کرو اور سات سال کے بچے کو تو باقاعدہ نماز پڑھانی چاہیئے اور دس سال کی عمر میں اسے نماز میں ایسا باقاعدہ ہونا چاہیئے کہ اگر وہ نماز نہ پڑھے تو ایک حد تک اسے مار پیٹ بھی جائز ہے۔ بہرحال جب بچہ چھ سات سال کا ہو جائے اسے نماز پڑھانی چاہیئے۔ اور دینی کاموں میں حصہ لینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اگر اسے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو نہ آئے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے دائیں کان میں اذان دو اور اس کے بائیں کان میں تکبیر کہو تو کیا وہ تمہاری اذان اور تکبیر کو سمجھتا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہی سبق دیا ہے۔ کہ تم

بچے کی تربیت

اس کی پیدائش کے وقت سے ہی شروع کر دو۔ جب آپ بچے کی پیدائش کے وقت سے اس کی تربیت کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ تو چھ سات سال کی عمر والا بچہ کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ جب بچہ چھ سات سال کا ہو جائے تو اسے نمازوں میں ساتھ لاؤ۔ اسے آیات قرآنیہ یاد کراؤ۔ اچھی اچھی نظمیں یاد کراؤ۔ جب آٹھ سال کا ہو جائے تو اس کی اسی طرح تربیت کرو کہ وہ دینی کاموں پر آمادہ ہو جائے اسی طرح ماؤں کا بھی فرض ہے اگر باپ سارا دن دفتر میں رہتا ہے یا کہیں باہر گیا ہوا ہے۔ تو اس کی غیر حاضری میں

عورت کا فرض ہے

کہ وہ بچے کو نمازیں پڑھائے جب وہ نماز پڑھنے لگے تو بچے کو بھی ساتھ کھڑا کرے یا اسے اپنی نگرانی میں نمازیں پڑھوائے کیونکہ بعض اوقات شرعی طور پر اسے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ خود نہیں پڑھتی تو بچے کو تو اپنی نگرانی میں نماز پڑھوا سکتی ہے۔ نماز کا جب وقت آئے اسے چاہیئے کہ بچے کو کھڑا کرکے نماز پڑھوائے۔ اور پھر جب مرد گھر آجائے تو وہ یہ کام کرے۔ گویا جب مرد گھر پر ہو تو یہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو دینی کاموں کی عادت ڈالے۔ اور اگر مرد گھر نہیں ہے تو عورت اپنے بچوں سے دینی کام کروائے۔ غرض آپ لوگ اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کریں۔ اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں کہ تمہاری شکلوں کو دیکھ کر ہر شخص یہ سمجھ سکے کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے احیاء دین کا ذریعہ جماعت احمدیہ کو بنایا ہے۔ اور

خدا تعالےٰ سے ایسی محبت پیدا کرو

کہ اسے تمہارے متعلق غیرت ہو اور وہ محسوس کرے کہ اگر یہ لوگ مر گئے تو میں مر جاؤں گا۔ خدا تو نہیں مرتا یہ اس پر موت وارد نہیں ہوتی لیکن اس دنیا میں اگر اس کا ذکر مٹ جائے تو گویا وہ اس دنیا کے لئے مر گیا۔ ایک بزرگ جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے شاگردوں میں سے تھے اور بھوپال میں رہتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے استاد تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو اپنی ایک خواب سنائی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں بھوپال سے باہر گیا ہوا ہوں شہر کے باہر پل پر میں نے ایک آدمی دیکھا جو کوڑھی تھا اور اندھا تھا۔ اس کے

زخموں سے بدبو

آتی تھی اور اس پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں۔ اس کے ہونٹ، ناک اور کان کٹے ہوئے تھے۔ غرض اس کے جسم کا ہر ذرہ بھیانک تھا۔ میں نے اس شخص سے پوچھا تم کون ہو یا اس نے کہا میں خدا تعالےٰ ہوں۔ میری حالت متغیر ہو گئی۔ اور میں یہ نہ سمجھ سکا کہ یہ شخص خدا تعالےٰ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے اس شخص سے کہا قرآن کریم تو کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ سے زیادہ خوبصورت اور کوئی چیز نہیں اس پر اس نے کہا میں بھوپال کے رہنے والوں کا خدا ہوں۔ یعنی بھوپال والوں نے میری یہ شکل بنا رکھی ہے۔ پس گو

موت ایسی چیز ہے

جو خدا تعالےٰ کی ذات میں نہیں پائی جاتی۔ مگر بعض بندوں کے ذریعہ خدا تعالےٰ اس دنیا میں زندہ ہے اور بعض بندوں کے ذریعہ وہ اس دنیا میں مردہ ہے۔ اگر اس کا ذکر اس دنیا سے مٹ جائے تو وہ اس دنیا کے لئے گویا مر گیا۔ اور اگر اس کا ذکر اس دنیا سے نہ مٹے تو وہ گویا اس دنیا کے لئے زندہ ہو گیا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ ظاہری طور پر وفات پا گئے ہیں۔ لیکن آپ ایمان لانے والوں کے ذریعہ اس دنیا میں زندہ ہو سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے دلوں میں ایمان ہے تو وہ زندہ ہیں۔ اور اگر ایمان مٹ چکا ہے۔ تو آپ زندہ نہیں۔ غرض خدا تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور موت تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اگر تم چاہو تو خدا تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا

ہمیشہ یاد رکھیئے

—• احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔

—• الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

—• اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

میں زندہ رہ سکتے ہیں اور اگر تم غفلت اور سستی سے کام لوگے تو خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا کیلئے مرجائیں گے۔ خدا تعالیٰ ظاہری طور پر کبھی مر نہیں سکتا مگر روحانی طور پر تم اسے زندہ بھی رکھ سکتے ہو اور مار بھی سکتے ہو۔

جنگ بدر میں

جب لڑائی خطرناک صورت اختیار کر گئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بڑی گھبراہٹ سے دعائیں کرتے تھے کہ اے خدا اگر یہ جماعت جو چھوٹی سی ہے ہلاک ہو گئی تو لن تعبد فی الارض ابدا۔ تیری عبادت کرنے والا کوئی شخص دنیا میں نہیں رہے گا۔ اس دعا کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ کو اس دنیا میں زندہ رکھنے والی ہو اس کو خدا تعالیٰ کبھی مرنے نہیں دیتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی مطلب تھا کہ اے خدا تیری زندگی اس چھوٹی سی جماعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر یہ جماعت مٹ گئی تو تیرا ذکر بھی اس دنیا سے مٹ جائے گا۔ اے خدا تو اس جماعت کو مرنے نہ دے اور اسے ہلاکت سے بچالے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ خدا تعالیٰ حیی و قیوم ہے۔ ظاہری طور پر اس پر موت وارد نہیں ہوتی۔ لیکن روحانی طور پر اس دنیا میں وہ جس شخص کے ذریعہ زندہ ہو اس کو بھی وہ زندہ رکھتا ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ شعر کہا ہے کہ ؎

کر سے لیکر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے میرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

یعنی اے میرے دشمن ذرا ہوش کر کے مجھ پہ وار کیجیئو۔ کیونکہ مجھ پر خدا تعالیٰ بیٹھا ہوا ہے اور جس شخص کے اندر خدا تعالیٰ بیٹھا ہو اس پر کوئی شخص حملہ کر کے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ وہ دراصل خدا تعالیٰ پر حملہ کرتا ہے اور اس کی ضرب خدا تعالیٰ پر پڑتی ہے۔ پس جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کو اپنے اندر بٹھا لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے بھی تباہ نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ اُس کی موت سے خدا تعالیٰ کی موت وابستہ ہوتی ہے۔

میرے گلے میں درد ہو رہا ہے جس کی وجہ سے میں زیادہ دیر تک بول نہیں سکتا امید ہے کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی ان باتوں کو جو میں نے کہی ہیں کافی سمجھے گی۔ اور اپنی اصلاح کی کوشش کرے گی۔

اب یہ جماعت اہم جماعتوں میں سے ہو

اور اس پر پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی تعداد بڑھائیں اور اچھا نمونہ دکھائیں۔ احمدیت کی تقویت اور اس کی زیادتی کے لئے کوشش کریں۔ مستورات بھی اور مرد بھی اس طرف توجہ کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نعمتوں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے تا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کے ذریعہ ایک لمبے عرصہ تک اس دنیا میں زندہ رہیں ❊

جامعہ احمدیہ میں ایک معلوماتی لیکچر

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جو عرصہ سے لندن میں مقیم تھے اور حال ہی میں بذریعہ کار ربوہ آئے ہیں مورخہ ۱۹ ستمبر بروز بدھ بارہ بجکر بیس منٹ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں اپنے اس طویل سفر کے حالات سنائیں گے احباب سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ)

درخواست دعا

میرا بھتیجا عزیزم خالد بشیر ابن عزیزم ملک بشیر احمد ۲۶ - گلبرگ لاہور کئی دن سے سخت بیمار رہے۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد شفیع (نوشہروی)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مختلف تقاریب پر تقاریر معززین سے ملاقاتیں۔ احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی پر عیسائیوں کا اظہار تشویش

از مکرم ملک جمیل الرحمان صاحب رفیق - نتو سط وکالت تبشیر ربوہ

(قسط نمبر ۲)

مکرم مولوی رشید احمد صاحب سرور نے دو دوستوں سے پانچ گھنٹے مبادلہ خیالات کیا بفضل تعالےٰ کے فضل سے ان پر گہرا اثر ہوا انہوں نے ہمارا لٹریچر پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح آپ ٹبورا کے مشنری انچارج مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی کے ہمراہ سنٹرل پریزن میں گئے اور پچیس افراد کو پیغام حق پہنچایا اور ۱۲ پمفلٹ اور ۱۵۰ اخبارات ان میں تقسیم کئے۔ اسی طرح آپ نے دیگر انگالہ دوستوں کو بھی تبلیغ کی۔ اس ماہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور کو دوسری بار پولیس لائن جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں آپ نے ساٹھ افراد کو تبلیغ کی۔ ان کے استفسارات کے جوابات دئے۔ لوگوں پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ اور بعض نے مشن ہاؤس آنے کا وعدہ کیا۔ چوہدری رشید احمد صاحب سرور کو خدا کے فضل سے ۵۰ پمفلٹ تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

تقاریر

اس ماہ تقاریر کا پروگرام بھی خاصا دلچسپ رہا، اور تقاریر کے ذریعہ متعدد دوستوں تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ میسر آیا۔

احمدیہ مسلم لٹریری سوسائٹی دارالسلام کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم افتخار احمد صاحب ایاز (قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالسلام) نے انگریزی میں نصف گھنٹہ تقریر کی جس میں آپ نے اسلامی تعلیمات کا دوسرے ادیان کی تعالیم سے مقابلہ کر کے ثابت کیا کہ اسلام ہر لحاظ سے دوسرے ادیان پر فوقیت رکھتا ہے۔ آخر میں سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔

اس ماہ خاکسار نے موروگورو کے "آغاخان ہائر سیکنڈری سکول" میں انگریزی زبان میں تقریر کی جس میں اللہ تعالےٰ کی ہستی پر عقلی دلائل کے علاوہ مشاہداتی دلائل بھی پیش کئے گئے۔

اس اجلاس میں سکول کے طلبہ، ہیڈ ماسٹر صاحب اور دیگر اساتذہ بھی موجود تھے۔ یہ لیکچر نصف گھنٹے تک جاری رہا جس سے متاثر ہو کر ایک ٹیچر خود گھر پر ملاقات کے لئے بھی آئے اور دیر تک احمدیت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔

ٹانگا میں بھی ٹانوی سکول

[illegible] کرنے کا موقعہ ملا۔ اور ایک کلاس میں مختصر سی تقریر کی جس میں طلبہ پر مذہبی مطالعہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انہیں توجہ دلائی کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں مذاہب کا اور خصوصاً اپنے مذہب کا مطالعہ بھی کرنا چاہیئے۔

ٹانگا میں سکھوں کے گوردوارہ میں بابا نانک صاحب کی سیرت پر تقریر کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ جس میں سکھوں پر یہ امر واضح کیا کہ حضرت بابا نانک صاحب اسلام کو سچا سمجھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں کو پنجوقتہ نماز روزے، حج، زکوٰۃ کی تلقین کی۔ تقریر میں جگہ جگہ جنم ساکھیوں سے حوالہ جات پیش کئے گئے۔

ڈوڈومہ میں بھی گوردوارہ میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ پون گھنٹہ تک تقریر جاری رہی اور ایک سو سکھ صاحبان نہایت توجہ سے سنتے رہے خدا کے فضل سے سکھوں پر گہرا اثر ہوا۔ تقریر کے بعد صدر مجلس نے ان الفاظ پر صدارتی ریمارکس ختم کئے کہ:-

"ڈوڈومہ کی ساری سکھ کمیونٹی تمام جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتی ہے۔ جس کے مبلغ بڑی رواداری اور سنجیدگی کے ساتھ دوسرے مذاہب کا بھی مطالعہ کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کی تقریر اسبات کا عملی ثبوت ہے۔ ہم اس وجہ سے جماعت احمدیہ کے بہت ممنون ہیں"

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار ایم بی بی ایس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈوڈومہ کی کوشش سے یہ تقریب منعقد کی گئی تھی۔ آپ مخلص احمدی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

گوشت خوری

ہمارے ٹبورا کے مشنری مکرم چوہدری عنایت اللہ نے سکول میں "گوشت خوری" کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ جسے سامعین نے بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ بعد میں آپ نے سوالات کے جوابات دئے۔

ولادت

مورخہ ۱۴ ستمبر بروز جمعۃ المبارک ایم حسن شاہ صاحب کے ہاں پشاور میں لڑکا تولد ہوا ہے۔ نومولود حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے نیز بچے کی والدہ کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

لئیق احمد تبسم کارکن دفتر امور خارجہ
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اسی طرح مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے مرکزی جیلخانہ میں جا کر "صداقت قرآن" پر سواحیلی زبان میں تقریر کی بیس قیدیوں نے یہ لیکچر سنا جن میں عرب، سومالی اور افریقن شامل تھے۔

وزیر قانون کے بھائی مسٹر ہارون سعیدی نے ٹیکرا نے بٹورا سے ۳۸ میل کے فاصلے پر USSOKE میں افریقن مسلمان معلمین اور لیڈروں کی کانفرنس منعقد کی جس میں ہمارے مبلغ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کو مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق تقریر کرنے کی دعوت دی گئی آپ نے سواحیلی زبان میں تقریر کی اور مسلمانوں کی موجودہ خستہ حالی بیان کر کے بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر کے بعد حاضرین نے مختلف استفسارات کئے جن کے جوابات مکرم چوہدری صاحب نے دیئے

ملاقاتیں

ارنگا میں پروٹسٹنٹ چرچ میں جا کر کرسچن ایسوسی ایشن کے چیئرمین سے ملاقات کی ان کے ساتھ تین دیگر عیسائی دوست بھی تھے اڑھائی گھنٹہ تک ان سے عیسائیت کے عقائد پر طویل گفتگو ہوئی۔ گفتگو کے اختتام پر عیسائی حضرات نے کہا کہ آج کی گفتگو سے ہمیں احساس پیدا ہوا ہے کہ ہمیں اپنے مذہب کا مزید مطالعہ کرنا چاہیئے۔

ارنگا ہی میں رومن کیتھولک چرچ میں جا کر وہاں کے اطالوی پادری سے گفتگو کی پہلے تو انھوں نے بڑی دلچسپی سے گفتگو کا آغاز کیا مگر میرے استفسارات کی وجہ سے غالباً کچھ گھبرا گئے اور ٹال مٹول شروع کر دیا بالآخر کہنے لگے کہ آپ کے اعتراضات کا کوئی معقول جواب نہیں ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ بلا دلیل و حجت مان لیا جائے پھر آہستہ آہستہ خود ہی انشراح ہو جاتا ہے میں نے کہا اس طرح تو سچے جھوٹے میں کوئی امتیاز نہ رہا ہر مذہب کا مدعی اگر یہی کہہ دے کہ ہم سے دلائل نہ مانگو بس ایمان لے آؤ۔ تو کیا یہ ٹھیک ہوگا! ..... اس پر وہ کہنے لگے کہ یہاں سے بارہ تیرہ میل کے فاصلے پر ایک جگہ ٹاساگانگا (Tosamaganga) ہے وہاں ہمارا زبردست مشن ہے آپ وہاں جائیں اور پادری صاحب سے گفتگو کریں وہ یقیناً آپ کو تسلی بخش جوابات دیں گے۔

پادری صاحب کے اصرار کی وجہ سے میں نے سوچا کہ ٹاساگانگا بھی جانا چاہیئے چنانچہ میں مکرم سعید احمد صاحب لون کے ساتھ سکوٹر پر ٹاساگانگا جا پہنچا تین گھنٹے مسلسل گفتگو ہوتی رہی جب میں نے ان پر ثابت کیا کہ مسیح انجیل کی رو سے ایک انسان سے بڑھ کر کچھ نہیں تھے۔ تو پادری صاحب کہنے لگے کہ اصل میں مسیح بیک وقت خدا اور انسان تھے اس لئے آپ سے انسانی صفات کا بھی ظہور ہونا ضروری تھا۔ میں نے کہا کہ پادری صاحب! منطقی لحاظ سے اس دنیا میں صرف ایک چیز کا وجود محال ہے اور وہ تضاد یا تناقض (Contradiction) ہے ذرا سوچئے تو سہی اگر مسیح خدا تھے تو یقیناً وہ پیدا نہیں ہوئے تھے اور اگر انسان تھے تو ضرور پیدا ہوئے تھے پس وہ اگر خدا بھی تھے اور انسان بھی تو نتیجہ نکلے گا کہ آپ پیدا ہوئے بھی تھے، اور نہیں بھی ہوئے تھے" جس مذہب کی بنیاد ہی ایک محال چیز پر ہو اسے کوئی دانا کیونکر قبول کر سکتا ہے گفتگو کے بعد میں نے ان سے کہا میں آپ سے خط و کتابت کے ذریعہ مزید گفتگو کرنا چاہتا ہوں اس لئے آپ اپنا نام اور پتہ لکھا دیں مگر اصرار کے باوجود انھوں نے اپنا نام بتانے سے انکار کر دیا وہاں کے سب سے بڑے پادری صاحب سے بھی چند منٹ گفتگو ہوئی۔

ارنگا میں وہاں کے لیوائی صاحب (مجسٹریٹ) سے ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوا۔ اسی طرح ڈوڈومہ میں بھی وہاں کے لیوائی صاحب سے پون گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ نیز ارنگا میں ٹاؤن کے چیئرمین سے بھی ملاقات ہوئی وہ احمدیت سے بہت متاثر تھے اور ہمارے تبلیغی مشنوں کی مساعی کی بہت تعریف کرتے تھے

روسی پروفیسر MR. POTEKHIN سے ملاقات

یہ روسی پروفیسر گذشتہ تیس سال سے روس میں افریقی امور کے انچارج ہیں اسی ماہ وہ بٹورا آئے تو ہمارے بٹورا کے مشنری مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے ان سے ملاقات کی اور ان سے ہستی باری تعالیٰ، صداقت اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور روس کے بارہ میں پیشگوئیوں سے متعلق گفتگو کی اور انھیں انگریزی ترجمۃ القرآن، انگریزی اسلامی اصول کی فلاسفی اور پیغام احمدیت (انگریزی) کا تحفہ دیا۔

سفیروں سے ملاقات: بٹورا ہوٹل میں اسرائیل اور فرانس کے سفیروں کو حکومت کی طرف سے ایک دعوت دی گئی جس میں ہمارے مشنری مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بھی مدعو تھے آپ نے دونوں سفیروں سے ملاقات کی اور انھیں جماعت احمدیہ سے متعارف کرایا اور جماعتی تبلیغی مساعی سے متعلق بھی گفتگو کی۔

اسی طرح آپ نے بٹورا ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین سے بھی ملاقات کی انھوں نے کہا یہ USSOKE میں بچوں کے لئے سکول کی اشد ضرورت ہے اگر آپ احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے وہاں سکول کھولنا چاہتے ہوں تو وہاں زمین مہیا ہو سکتی ہے۔

مبلغین اسلام کی تبلیغی مساعی کا اثر

مورخہ ۱۳ تا ۱۵ جولائی ۱۹۶۲ء کو نیروبی میں عیسائیوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کینیا، یوگنڈا، ٹانگانیکا، نیاسالینڈ اور روڈیشیا کے عیسائی پادریوں نے شرکت کی اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں بالخصوص زیر بحث آئیں اور احمدیت کے ذریعہ اسلام کی سرعت کے ساتھ ترقی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور اسے عیسائیت کی ترقی میں روک قرار دیا گیا ایک پادری صاحب نے کہا کہ باوجود اس کے کہ باقی مسلمان احمدیت کی مخالفت کرتے ہیں پھر بھی یہ جماعت ترقی کر رہی ہے اور ہمیں اس سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

احباب نے اس سے محسوس کر لیا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کس قدر مؤثر رنگ میں ساری دنیا میں تبلیغ اسلام ہو رہی ہے اور متعدد بار عیسائیت کی طرف سے اسلام کی تیزی سے ترقی پر تشویش کا اظہار ہو چکا ہے اور ان کا تشویش کرنا بجا ہی ہے مبلغین اسلام خدا تعالیٰ کے فضل سے جس جذبہ سے فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں اور اسلام کی حمایت میں خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں ایسے براہین اور دلائل دیئے ہیں جن کے سامنے تمام مذاہب باطلہ کی زبانیں گنگ ہیں لیکن ابھی جماعت کو مزید قربانیوں کی ضرورت ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو آگے آنا چاہیئے اور اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر کے اس زمانہ کے جہاد میں شریک ہونا چاہیئے تا جلد حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ ☆

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

۱۔ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ بھیجتے وقت اپنا نام اور ایڈریس خوش خط لکھا کریں تاکہ رقوم کے اندراج کرنے اور دفتر خزانہ کی طرف سے رسیدات بھجوانے میں دقت نہ ہو۔

۲۔ بعض عہدہ دار احباب چندہ بھیجتے وقت بجائے اپنی جماعت کا نام لکھنے کے اس مقام کا ایڈریس لکھ دیتے ہیں جہاں وہ عارضی طور پر ٹھہرے ہوتے ہیں اس صورت میں چندہ کا اندراج کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔

لہذا عہدہ دار احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ کے ساتھ اپنی جماعت کا نام لکھا کریں۔

(ناظر بیت المال)

ڈیڑھ سو روپیہ (۱۵۰) کی اقل ترین شرح سے فائدہ اٹھانے کا آخری موقعہ

احمدیہ مسجد فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے وعدہ کرنے والے احباب توجہ فرمائیں

مسجد ہالینڈ کے بعد جرمنی میں جو مساجد بنوائی گئی ہیں ان میں نام کندہ کروانے کے لئے اقل ترین چندہ ڈیڑھ صد روپیہ مقرر کیا گیا تھا لیکن اب سوئٹزرلینڈ میں زیر تعمیر مسجد کا اندازہ خرچ پہلی مساجد کے اخراجات سے دوچند ہونے کے باعث اقل ترین چندہ تین صد روپیہ مقرر کیا گیا ہے جیسا کہ الفضل اور دیگر اشتہارات کے ذریعہ احباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہوگا۔

چونکہ مسجد فرینکفورٹ (جرمنی) کا حساب ابھی کچھ عرصہ کے لئے کھلا رکھنا ابھی ضروری ہے اس لئے احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فرینکفورٹ کی مسجد کے لئے ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء تک ۱۵۰ روپیہ کی شرح نام کندہ کروانے کے لئے جاری رہے گی جن احباب نے مسجد ہذا کے لئے وعدے بھجوائے ہوئے ہیں یا ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء تک بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کے لئے ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء ہوگی اس کے بعد مسجد فرینکفورٹ کا حساب بند کر دیا جائے گا۔ گویا ۱۵۰/- روپے کی شرح سے فائدہ اٹھانے کا آخری موقع ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء کو ختم ہو جائے گا۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی بشارت احمد صاحب پراچہ پر ایک مقدمہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ (بشیر احمد پراچہ معرفت یونائیٹڈ بس سروس گروپ لے سرگودھا)

۲۔ میرا بچہ اپنی والدہ کے ہمراہ دل کے اپریشن کی خاطر لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہو چکا ہے یہ بچہ دل کے عارضہ میں مبتلا ہے اور چند روز میں اپریشن ہوگا تمام صحابہ کرام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ اس بچہ کی صحت یابی اور کامل تندرستی کے لئے دعا فرما دیں

قاضی حبیب الدین احمد۔ بنکاک۔ تھائی لینڈ۔

۳۔ عاجز بعض شدید مالی مشکلات سے دوچار تھا اللہ تعالیٰ نے اکثر مشکلات کو دور فرما دیا ہے لیکن ابھی کچھ مشکلات باقی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کی سب مشکلات دور فرمائے۔ (امیر الدین راولپنڈی)

چندہ وقفِ جدید کے متعلق حضور کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے پانچویں سال کا آغاز فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مجھے امید ہے کہ یہ تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں بھی اضافہ ہوگا کیونکہ جب کسی کے دل میں نورِ ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ہر نیکی کے کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے میں نے جن دنوں یہ تحریک کی تھی اس وقت میں نے جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ انہیں وقف جدید کا چندہ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے مگر یہ ایک ابتدائی اندازہ تھا چنانچہ اس کے دو سال بعد میں نے وقف جدید کا بجٹ بارہ لاکھ روپیہ تک لے جانے کی تحریک کی مگر ابھی وقف جدید کا چندہ صرف ایک لاکھ روپیہ تک پہنچا ہے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس کمی کو جلد سے جلد پورا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ قوت اور وسعت کے ساتھ تبلیغ اسلام کو جاری رکھا جا سکے۔"

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست ہائے دعا

۱- "میرے بچے کا امتحان ۲۰ ستمبر کو ہو رہا ہے عزیز واقف زندگی ہے اس کی نمایاں کامیابی اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے" (روشن الدین احمد واقف زندگی دفتر وکالت التبشیر ربوہ)

۲- میری والدہ صاحبہ اہلیہ صوبیدار میجر محمد یعقوب صاحب بھیروی ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں پتہ کی تکلیف ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ایم آئی خالد - ۸ اسلم مارکیٹ لاہور)

۳- خواجہ عبدالمجید صاحب ڈیروی کو اب کافی افاقہ ہے احباب سے مکرر دعا کی درخواست ہے (ہارون الرشید لائل پور)

۴- میری دادی صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (سعید احمد ظفر پٹ ورچھاؤنی)

۵- خاکسار بیمار رہتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (ضیاء الدین بٹ - سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

۶- میرے بھتیجے عزیز منظور الحق پر ظالمانہ مقدمہ دائر ہے احباب با عزت بریت کے لئے دعا فرما دیں۔ (مرزا محمد حسین چھنی میسح - ربوہ)

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵	۴۵-۷	۱۵-۶	۰۰-۹ بھیرہ کیلئے
۲	۳۰-۷	۳۰-۱۱ دریا خاں	۰-۱۱	۰۰-۲ جوہر آباد
۳	۳۰-۱۰	۴۵-۲	۴۵-۲	۰۰-۷ بھیرہ کیلئے
۴	۱۵-۱۲	۴۵-۵		
۵	۱۵-۳	۴۵-۷		
۶	۱۵-۶	۳۰-۱۰		

بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں۔ (اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

ہر انسان کے لئے

ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین - سکندر آباد دکن

نادر تریاق دمہ

دمہ کے لئے بہترین دوا

مایوس کن حضرات نادر دواخانہ ربوہ سے رجوع فرمادیں

قیمت مکمل کورس دو ماہ بارہ روپے آٹھ آنے

نادر دواخانہ محلہ دار الصدر

نزد دار الصدر چونگی - ربوہ

مطبوعات مکتبہ لیسرنا القرآن ربوہ

قرآن کریم (دمتری) قاعدہ لیسرنا القرآن کی طرز پر جو پڑھنے میں بہت آسان ہے ۲۰×۳۰/۸ سائز ہدیہ مجلد -/۶ روپے

قاعدہ لیسرنا القرآن مکمل - بچوں کے لئے اس سے بہتر قاعدہ اور کوئی نہیں ہدیہ سفید کاغذ ۱۰ ر نیوز کاغذ ۸ ر

سیپارہ اول تا پنجم :- اسی طرز کتابت پر یہ سیپارے طبع شدہ ہیں ہدیہ فی سیپارہ ۱۲ ر

نماز مترجم عکسی ۴۴ صفحات کی خوبصورت رنگین نماز جو بلاک کی طباعت ہے۔ کاغذ عمدہ سفید ہدیہ ۱۲ ر

تاجران کو خاص رعایت

دانتوں کا ہسپتال

یہاں پر بغیر درد کے دانت نکالے جاتے اور سونے چاندی کی کھوڑیں بھری جاتی ہیں عمدہ جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کی جاتی ہے، بے نظیر منجن جو کہ دانتوں کا محافظ ہے ۱۲ ر ۸ ر میں مل سکتا ہے،

شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ غلہ منڈی ربوہ

بچوں کی صحت اور طاقت کی ایک معیاری اور بے ضرر دوا

* بے بی ٹانک Rs: 3/-

تفصیلات کے لئے رسالہ مفت طلب کریں

*- راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

*- کور ہومیو میڈیسن کمپنی رحمٰن ڈ کرشن نگر لاہور

ضروری اطلاع

۱- احباب سے درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا سے خط و کتابت کرتے وقت یا خزانہ میں قیمت اخبار جمع کرواتے وقت یا منی آرڈر بھجواتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

۲- نئے خریدار "نیا اخبار خطبہ نمبر یا روزانہ" کے الفاظ ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۳- جس پتہ پر اخبار جاری کروانا ہو وہ صاف اور مستحر التحریر کریں اور انگریزی پتہ کی صورت میں کیپٹل حروف لکھے جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

۴- وی پی قیمت اخبار ختم ہونے سے دس روز قبل کیا جاتا ہے اور واپس آجانے پر پرچہ بند کر دیا جاتا ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

توسیع اشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مندرجہ ذیل مقامات کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے مکرم خواجہ صاحب توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا کام بھی سر انجام دیں گے۔ جماعتوں کے امراء اور دیگر عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ نمائندہ "الفضل" سے کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مقامات دورہ

بہاول نگر - ہارون آباد - ۱۰۱۸ نہر مراد ۱۶۶ نہر مراد - بہاول پور - خانپور رحیم یار خاں - روہڑی - سکھر - محراب پور - کنڈیارو - نواب شاہ - حیدر آباد - بدین گلارچی - میرپور خاص - ڈگری - ملتان شہر و چھاؤنی - خانیوال - چیچہ وطنی - منٹگمری - اوکاڑہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہمدرد نسواں (اٹھرا گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

181

وصیت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہے۔ تا کہ اگر موصی کو کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مزوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۱۲ :- میں راج بی بی زوجہ رانا اللہ دین قوم جھٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن خوشاب ڈاکخانہ خوشاب ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اپنا حق مہر جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ ...... ۱۰۰ نقد ... ۵۰ کل ... ۱۵۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد قیمتی مبلغ ۱۵۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت اس کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ کے لحاظ سے حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو گیا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وصیت پر میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

العبد :- راج بی بی زوجہ رانا اللہ دین نشان انگوٹھا موصیہ۔

گواہ شد :- بقلم خود عبد الحکیم ولد حاکم خان ممبر جماعت احمدیہ محلہ ہیرانوالہ خوشاب۔ گواہ شد۔ بقلم خود عطاء اللہ خان پسر موصیہ۔

درخواستہائے دعا

(۱) والدہ صاحبہ کی طبیعت ابھی تک مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد مکمل صحت عطا فرماتے۔ آمین (منصور احمد ملک منٹگمری)

(۲) بندہ کچھ عرصہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے (رشید احمد سلیم لوہانوی معلم وقف جدید رجوعہ ضلع گجرات)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

- آنکھوں کی خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر۔
- بچوں اور عورتوں کی آنکھوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ۔
- خارش۔ پانی بہنا۔ بھیجی۔ ضعف جگر وغیرہ کا بہترین علاج۔
- آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر جو پچاس سالہ استعمال و تجربہ کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔ قیمت شیشی ۶۲ پیسے بڑی شیشی ۱۔۲۵ روپیہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

پیام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا

بخار، ضعف جگر، ضعف ہضم، دائمی قبض خرابی خون، پھوڑا، پھنسی، ہتھم، چھپاکی، درد کمر، جوڑوں کا درد، ریحی درد، دل کی دھڑکن کثرت پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقتور بناتا ہے۔ اور قوت بخشتا ہے

قیمت فی بوتل چار روپیہ

(رجسٹرڈ)

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

اہالیان راولپنڈی کیلئے

خوشخبری

موتی بازار راولپنڈی میں داؤد کلاتھ سٹور کے نام سے کپڑے کی دکان کھل گئی ہے بازار سے نسبتاً کم قیمت پر آپ کو ہر قسم کا کپڑا مل سکتا ہے۔ تشریف لا کر ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

داؤد احمد چوہدری

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

GERMNOX

جراثیم کش بدبو کو دور کرنے والا بہترین فینائل بازار کی ایک گیلن عام فینائل سے "جرم ناکس" کی ایک پونڈ کی بوتل زیادہ طاقت رکھتی ہے۔ برسات میں بیماریوں سے بچنے کیلئے یہ بہترین فینائل گھر کی صفائی کے لئے باقاعدہ استعمال کیجئے اپنے شہر کے دوکاندار سے چھ اونس اور پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجئے

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کی

نئی پیشکش

نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے چلنے والے چولھے

جو

بلحاظ خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت اور افراط حرارت

بے مثال ہیں

عنقریب مارکیٹ میں پیش کئے جائینگے

رشید اینڈ برادرز ٹرنک بازار سیالکوٹ شہر

۳۔ میرے نانا جان لفٹننٹ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب چک نمبر ۹۶ رگ ب تحصیل جڑانوالہ حال ربوہ عرصہ دس سال سے بعارضہ فالج اور بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(امۃ الکریم بنت صوبیدار کرم الدین دار النصر غربی ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

لیڈر بقیہ اوّل

ہم درد بھرے دل سے موجودہ حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سر ظفر اللہ خان کو بلا تاخیر اقوام متحدہ سے واپس بلالے"۔

وہ چوہدری ظفر اللہ خاں جس کے وزیر خارجہ مقرر کرنے کے کاغذات پر قائداعظم مرحوم نے بستر مرگ پر اپنے ہاتھ سے دستخط فرمائے تھے۔ چنانچہ کوہستان کا مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو۔

"گو قائد ملّت آپ کی صحت بہتر ہو رہی تھی اور خیال تھا کہ آپ جلد صحتیاب ہو جائیں گے۔ مگر یہ شاید آخری سنبھالا تھا۔ طبیعت پھر بگڑنے لگی۔ لیکن اس وقت بھی آپ سرکاری کام میں باقاعدگی سے دلچسپی لیتے رہے اگرچہ کوشش کی جاتی تھی کہ کسی سرکاری کام کی آپ کو اطلاع نہ ہو۔ مگر جب بھی آپ کو معلوم ہو جاتا آپ فوراً کاغذات طلب کرتے اور دستخط کرتے (آخری کام) سب سے آخر میں آپ نے جن کاغذات پر دستخط کئے وہ "یو این او" میں مملکت پاکستان کی نمائندگی کے لئے سر ظفر اللہ خان کے تقرر کے متعلق تھے۔

(روزنامہ کوہستان قائداعظم نمبر ۱۱ ستمبر ۱۹۶۲ء)

وہ چوہدری ظفر اللہ خاں جس کے متعلق فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج اور موجودہ وزیر قانون نے مندرجہ ذیل خراج تحسین ادا کیا ہے۔ باونڈری کمیشن کے تعلق یوں لکھتے ہیں:۔

"چوہدری ظفر اللہ خان نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔ ان کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالت تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے۔ وہ شرمناک ناشکرے پن کا ثبوت ہے"۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت اردو ص ۲۰۹)

الغرض پاکستان کی سب سے بڑی لعنت فتنہ پرداز مولوی ہے۔ اس ضمن میں ہفت روزہ چٹان کا مندرجہ ذیل فیصلہ بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

"لائل پور ۔ جسے یہاں کے رہنے والے لیل پور کہتے ہیں اور لیل پور کا مطلب ہے شہر شب یا راتوں کا شہر ـــــ پچھلے مہینہ کی ہر رات ایک نئے فتنہ کو جنم دیتا رہا ہے۔ جونہی عروس شب کے گیسو بکھرتے اس عروس البلاد کے تیور بدلنے لگتے یوں محسوس ہوتا جیسے یہ افسانوی شہر اپنے ہاتھوں کو مہندی لگانے کے لئے بے تاب ہے۔ شام کے سائے پھیلتے ہی شہر کے گوشے گوشے سے چیخ و پکار کی ایسی بھیانک آوازیں آنے لگتیں۔ جیسے بیابانوں کی تاریک تنہائیوں میں بھوکے بھیڑیوں کی چیخیں سنائی دیتی ہیں۔ اس چیخ و پکار میں جب سونا محال ہو جاتا تو میں بستر لپیٹ کر سب سے زیادہ قریب سے آنے والی گھناؤنی آواز کے تعاقب میں چل پڑتا۔ تھوڑی دور جا کر کیا دیکھتا کہ نیلے پیلے قمقموں کی روشنی میں دریاں بچھی ہوئی ہیں سٹیج سجا ہوا ہے۔ دریوں پر پھٹے پرانے کپڑوں والے زرد چہرہ "مزدور" نچلے درجہ کے ناخواندہ تاجر اور ہر رات کسی نئی تفریح کے طالب تماش بین ـــــ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر "ایک داڑھی دار بزرگ" کے کرتب دیکھ رہے ہیں۔ یہ بزرگ اگربتیوں کے دھوئیں اور کیوڑے کے چھڑکاؤ سے معطر فضا میں، اپنے "مریدان باصفا" کے درمیان جبہ، عمامہ و دستار زیب بدن کئے اور پھولوں سے لدے بندے ایک کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ لاؤڈ سپیکر سامنے رکھا ہے۔ تقریر کا موضوع تو معلوم نہیں ہو سکا لیکن بشر، نور، حاضر ناظر، ختم شریف، گیارھویں شریف عرش شریف، قل شریف۔ میلاد شریف مزار شریف کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ اگر ان تمام مسائل کو آج لندن ہی سلجھا دیا گیا تو اسلام خطرے میں پڑ جائے گا اور جو شخص ابھی اسی وقت ان تمام "شریفوں" اور بے چون و چرا ایمان نہ لایا جہنم کی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

اگر حقیقت اسلام در جہاں ایں است
ہزار خندہ کفر است بر مسلمانی

مولانا کبھی تو غضبناک ہو کر کرسی پر اچھلنے کودنے لگتے ہیں۔ کبھی آگ میں گن گن کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بھوئیں تنی ہوئی مٹھیاں بھنچی ہوئی اور گلے کی رگیں پھولی ہوتی ہیں۔ کبھی لگا گا کہ اپنے مخالفین کو گالیاں دینے لگتے ہیں۔ کبھی چلا چلا کر انہیں کافر بنانے لگتے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ کفر سازی کی ایک بھاری بھرکم مشین ہے جو "پیدائش" بر پیمانہ کبیر LARGE SCALE PRODUCTION کے اصول پر دھڑا دھڑ کلمہ گوؤں کو کافروں میں تبدیل کرتی جا رہی ہے۔ آپ ان مولانا کو غور سے دیکھئے کیونکہ ان کے بارے میں اقبال نے کہا ہے۔

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرا

ہم یہاں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ حکومت اپنی فوری توجہ اس لعنت کو دور کرنے کی طرف مبذول کرے ورنہ پاکستان کی بہبودی سے مایوس ہو جانے کیونکہ آج تک پاکستان کی ترقی جو رُکی چلی جاتی ہے تو یقیناً اس میں ۹۰ فیصدی حصہ احراری اور مودودی ماٹپ کے مولسناؤں کا ہے خاص کر جریدہ متذکرہ بالا کے ایڈیٹر قسم کے مولسناؤں کا جو دوسروں کے لئے تو اتحاد و اتفاق کے نعرے لگانے میں سب سے پیش پیش ہوتے ہیں مگر خود وہی بلکہ اس سے بھی زیادہ فتنہ طرازی کرتے ہیں اور فساد فی الارض کو ہوا دیتے ہیں۔

ہماری دیانتدارانہ رائے یہی ہے کہ جب تک ایران ۔ ٹرکی ۔ انڈونیشیا اور مصر کی طرح اس فتنہ پسند مفسد فی الارض قوم کا استیصال نہیں کیا جائے گا اس وقت تک پاکستان کی ترقی اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت رکی رہے گی۔ اس پر فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ شاہد ہے۔

تصحیح

مورخہ ۱۳/۹/۶۲ کو اخبار الفضل کے صفحہ چھ پر ایک اشتہار بعنوان "دانتوں کا ہسپتال" شائع ہوا ہے۔ اس کے پتہ میں "سعادت حید" نام غلط لکھا گیا۔ دراصل سعادت محمود ہے۔ احباب درست فرمالیں۔

"الفضل" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

نمایاں کامیابی

میری بیٹی عزیزی امۃ الرشید نے ایم ۔ اے (اسلامیات) میں ۴۸۶ نمبر حاصل کر کے لڑکیوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزی نے بی ۔ اے میں بھی عربی میں لڑکیوں میں اوّل آنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی اس کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ (عبد اللطیف خان ٹھیکیدار)

ربوہ میں بی سی جی کا ٹیکہ لگانے کا پروگرام

ربوہ ۱۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ بی ۔ سی ۔ جی ٹیم (یعنی عملہ برائے انسداد تپ دق) مورخہ ۱۹/۹/۶۲ کو ربوہ کے مختلف محلوں میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ٹیکہ جات لگائے گی۔ اہالیان ربوہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ٹیکہ لگوانا چاہیئے۔

پروگرام

۱ ۔ پرائمری سکول دارالنصر	۸½ بجے سے ۱۲ تک
۲ ۔ کالج و ہائی سکول	۸½ بجے سے ۱۲ تک
۳ ۔ پرائمری سکول گراسی پلاٹس	۸½ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک
۴ ۔ مسجد غلہ منڈی	۸½ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک
۵ ۔ مسجد دارالیمن	۱۲ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک
۶ ۔ گرلز کالج و گرلز ہائی سکول وغیرہ	۸½ بجے سے ۱۲ بجے تک
۷ ۔ مسجد دارالصدر غربی	۸½ بجے سے ۱۲ بجے تک
۸ ۔ دفتر ٹاؤن کمیٹی	۱۲ بجے سے ۲ بجے تک

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۸ ستمبر کے صفحہ ۸ پر محترمہ امۃ الباری صاحبہ کی ایم ۔ اے اردو میں نمایاں کامیابی کی اطلاع شائع ہوئی ہے اس میں نمبر غلط شائع ہو گئے ہیں آپ نے ۴۵۲ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں تیسری اور لڑکیوں میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴